

298008- اپنی بہن سے مکان خریدا اور بتلایا کہ اس کی اتنی قیمت ہے، لیکن حقیقت میں اس سے زیادہ قیمت پر فروخت ہو سکتا تھا۔

## سوال

میں نے اپنی بہن سے 3 لاکھ 20 ہزار میں مکان خریدا، مجھے ایک پر اپنی ابجنت نے بتلایا تھا کہ اس کی قیمت 3 لاکھ 20 سے لے کر 3 لاکھ 50 ہزار کے درمیان ہے، لیکن میں نے زیادہ سے زیادہ قیمت اپنی ہمشیرہ کو نہیں بتلائی؛ کیونکہ لوگوں میں مشورہ ہے کہ تجارت اولے کا نام ہے، تو میں نے انہیں صرف کم از کم قیمت بتلادی، تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

## پسندیدہ جواب

لین دین کرتے ہوئے یق بونا برکت کا باعث ہے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (خرید و فروخت کرنے والے جب تک مجلس برخاست نہیں کرتے دونوں کو اختیار حاصل ہے، چنانچہ اگر دونوں یق بولیں اور ہر چیز واضح کر دیں تو ان کی تجارت میں ان کے لیے برکت ڈال دی جاتی ہے، اور اگر دونوں جھوٹ بولیں اور پچھائیں تو ان کی تجارت میں سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔)

اس حدیث کو امام بخاری: (2110) اور مسلم: (1532) نے روایت کیا ہے۔

انسان اپنے رشتہ دار سے خریداری کر سکتا ہے، اور جاؤ تاؤ بھی کر سکتا ہے تاکہ اسے اچھے سے اچھاریٹ مل جائے بشرطیکہ اس میں جھوٹ یاد ہو کا دھی نہ ہو۔

آپ نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ مکان کی قیمت 3 لاکھ 20 ہزار ہے، تو اگر آپ کا مقصد یہ تھا کہ یہ مکان زیادہ سے زیادہ اتنی قیمت میں فروخت ہو سکتا ہے اور یہی اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت لگی ہے تو یہ آپ نے ان سے جھوٹ بولا ہے اور انہیں دھوکا دیا ہے، آپ پر واجب ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے توبہ کریں، اور اپنی ہمشیرہ سے معافی تلافي کریں، اور انہیں بتلائیں کہ ان کا مکان اس سے بھی زیادہ قیمت میں فروخت ہو سکتا تھا۔

اسی طرح اگر آپ کی ہمشیرہ نے آپ سے کہا تھا کہ: آپ اس کاریٹ لکھواليں تاکہ مکان کی قیمت معلوم ہو سکے، توبہ بھی آپ نے ان سے غلط بیانی کی ہے، آپ کی ذمہ داری بنتی تھی کہ آپ پر اپنی ذمہ کی مکمل بات انہیں بتلائیں؛ کیونکہ کچھ بات کو پچھائیں بھی دھوکا دھی کی جی ایک قسم ہے۔

لیکن اگر آپ نے انہیں صرف یہ بتلایا کہ مکان اس قیمت میں فروخت ہو جائے گا، آپ نے انہیں یہ باور کروانے کی کو شش نہیں کی کہ یہ اس مکان کی زیادہ سے زیادہ قیمت ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ اس صورت میں جھوٹ یاد ہو کا دھی نہیں ہے، ایسے ہی اس میں غبن بھی نہیں ہے؛ کیونکہ مذکورہ قیمت حقیقی معنوں میں پر اپنی ابجنت نے لگائی تھی۔

جیسے کہ علامہ ابن عابدین اپنے حاشیہ (143/5) میں لکھتے ہیں کہ:

"بڑا غبن یہ ہے کہ اتنا ریٹ کوئی بھی نہ لگائے، یہی بات درست ہے، جیسے کہ بحر الرائق میں ہے، اس کی وضاحت یہ ہے کہ: اگر یق 10 میں ہو جائے، اور پھر ریٹ لگانے والے بعض کہیں کہ یہ چیز 5 کی ہے، کچھ اسے 6 کی کہیں اور کچھ 7 کی کہیں، تو پھر یہ واضح طور پر بڑا غبن ہے؛ کیونکہ 10 کاریٹ کسی نے بھی نہیں لگایا۔ لیکن اگر کچھ اس کاریٹ 8 لگائیں، اور کچھ 9 لگائیں، اور کچھ 10 لگائیں تو یہ پھر معمولی غبن شمار ہو گا۔" ختم شد

واللہ اعلم